علاماتِ قیامت

اور طلاق

تقدیم و ترتیب

شارح حدیث نجد حضرت علامہ مولانا

مفتی ظہور احمد جلالی مدظلہ العالی

اِدارۂ معارفِ نعمانیہ

شادباغ لاہور پاکستان

علاماتِ قیامت

اور

طلاق

تقدیم و ترتیب

شارح حدیث مجدد حضرت علامہ مفتی **ظہور احمد** جلالی صاحب

ترجمہ

مولانا حافظ سید محمد عزیز الحسن مشہدی

اِدارہ معارفِ نعمانیہ

۳۲۳۔ شادباغ ، لاہور (پاکستان)

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ الله

وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصۡحَابِكَ يَا حَبِيۡبَ الله

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۸۲

نام کتاب : علامات قیامت اور طلاق

تقدیم وترتیب : شارح حدیث نجد حضرت علامہ مولانا مفتی ظہور احمد جلالی مدظلہ العالی

ترجمہ : مولانا حافظ سید محمد عزیز الحسن مشہدی

صفحات : ۱۶

تاریخ اشاعت : اپریل ۲۰۱۲ء

شرف اشاعت : ادارہ معارفِ نعمانیہ، لاہور

شائقین مطالعہ ۲۵ روپے روانہ فرما کر طلب کر سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

ادارہ معارفِ نعمانیہ

323 شاد باغ، لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الكريم وعلیٰ آله واصحابه اجمعين

حضور اکرم رحمت دو عالم ﷺ جو روشن شریعت اور واضح و بلیغ حکمت لے کر دنیا میں جلوہ افروز ہوئے وہ سراسر فلاح وفوز اور رحمت وشفقت پر مبنی ہے دین مصطفوی ﷺ میں جس احسن انداز میں نسب کی حفاظت کے ضابطے موجود ہیں وہ اقوام عالم کے کسی قانون اور دین میں موجود نہیں ہیں۔ انسانی حقوق کی جس قدر علمبرداری دین محمدی میں پائی جاتی ہے کسی اور دین میں نہیں پائی جاسکتی۔ نکاح وطلاق کے جس قدر احکام شریعت غراء میں جاری کیے گئے ہیں باقی شریعتیں ان سے خالی ہیں۔

زوجین میں باہمی نااتفاقی کا پیدا ہو جانا عین ممکن بالکل امر واقعی ہے حتی کہ جدائی تک نوبت پہنچ جاتی ہے یہ جدائی اگرچہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو سخت ناپسند ہے بایں ہمہ اس کے احکام بھی بڑے واضح اور جامع انداز میں موجود ہیں۔

یہ حقیقت بھی مسلّم ہے کہ ان ابغض المباحات عند الله الطلاق۔ مباح کاموں میں سے جو کام اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے وہ طلاق ہے طلاق کے مسائلِ شرعیہ عین حکمت اور طبیعت وفطرت انسانیہ کے عین مطابق ہیں (جن کی اس مختصر تحریر میں گنجائش نہیں ہے) طلاق دینے کا حق صرف خاوند کو حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ طلاق دینے سے قبل رشتہ داروں کی مداخلت اور معاملہ سلجھانے کی کوشش کے احکام بھی موجود ہیں پھر اگر نوبت طلاق تک پہنچ ہی جائے تو خاوند یہ حق طلاق ایک ایک کر کے استعمال کرے اپنا پورا حق (تینوں طلاقیں) استعمال کرنے سے مکمل گریز کرے تا کہ واپسی اور رجوع کرنے کا حق ختم نہ ہو ہاں اگر کوئی شخص اپنا مکمل حق استعمال کر کے

تینوں طلاقیں دے دے تو اس کا رجوع والا حق ختم ہو گیا۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره
(البقرہ) پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک
دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے

اگر کوئی شخص تینوں طلاقیں بیک زبان بیک وقت دے دے تو امت مسلمہ کے مسلّم ائمہ
کرام کا اجماع ہے کہ تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے
خاوند مطلقہ بیوی گھر میں نہیں رکھ سکتا ہے۔

اگر تین طلاقیں دینے کے بعد بھی گھر رکھے گا تو اس کی حیثیت کیا ہوگی اس بات کو یہ
مذکورہ حدیث شریف بیان کر رہی ہے۔

یہ حدیث شریف درایۃً بالکل صحیح ہے کیونکہ اس میں (۱۱) عدد اشراط وعلامات قیامت
درج ہیں جو ہمارے سامنے روز روشن کی طرح پائی جا رہی ہیں۔اپنی آنکھوں سے
مشاہدہ کر لینے کے بعد کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔بالخصوص آخری
علامتِ قیامت نمبر (۱۱) انتہائی قابل غور ولائق توجہ ہے کہ آدمی پکی پکی طلاق دینے
کے باوجود مطلقہ کو بیوی بنا کر گھر رکھ لیتا ہے اور دونوں ہمیشہ کے لیے گناہ کی زندگی
گزارتے ہیں۔یہ تشریح اگرچہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے مگر یہ صحابی صاحب السجادۃ
والسواک والنعلین ہیں۔سادس الاسلام ہیں۔افقہ الصحابۃ بعد الخلفاء
الراشدین۔رسول اللہ ﷺ سے رضامندی کی سند یافتہ ہیں۔من اقرب الصحابۃ الی
اللہ زلفیٰ ہیں۔میزان میں جبل احد شریف سے زیادہ وزن رکھنے والے ہیں۔صحابی کا
عقل سے معلوم نہ ہونے والی بات کہنا حدیث مرفوع کے حکم میں ہوتا ہے۔لہذا اس

حدیث شریف میں درج آخری علامت کا پہلا حصہ ''ان من اعلام الساعة و
اشراطها ان یکثر اولاد الزنا. قیامت کی نشانیوں اور اشراط سے ہے کہ زنا کی اولاد
بکثرت ہوگی'' حقیقۃً مرفوع ہے

اور دوسرا حصہ ''یاتی علی الناس زمان یطلق الرجل المرأة طلاقها فتقیم
علی طلاقها فهما زانیان ما اقاما. لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا آدمی اپنی بیوی کو
پکی پکی طلاق دے دے گا وہ طلاق کے باوجود اس کے پاس ٹھہری رہے گی وہ جب
تک اس طرح ٹھہرے رہیں گے زنا کرنے والے ہوں گے'' حکماً مرفوع ہے

قابل توجہ پہلو فروغ وہابیت کا اہم راز اس حدیث شریف میں بیان کردہ
علاماتِ قیامت سے آخری علامت کہ گناہوں کی پیداوار بکثرت پائی جائے گی انتہائی
قابل توجہ ہے بالخصوص آج کے پرفتن دور میں یہ ایسا فتنہ ہے کہ شاید ہی کوئی بستی یا
برادری اس سے محفوظ ہو۔پھر وہ لوگ جو تقویۃ الایمانی عقائد سے کلی بیزاری ظاہر کرتے
ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں سے کھلے عام برأت کا اعلان کرتے ہیں بلکہ
عوام الناس جنہیں اعتقادی اختلاف کا کوئی علم نہیں ہوتا وہ صرف درود وسلام پڑھنے اور
روکنے کی شناخت واز یں قسم مسائل کو اختلاف کی بنیاد سمجھتے ہیں درود وسلام والوں سے
مکمل وابستگی رکھنے والے ،حضور سید المرسلین ﷺ کو قبر انور میں زندہ یقین کر کے کلمہ
پڑھنے والے ،روضہ مقدسہ پر نیاز مندی سے حاضری کو سعادت دارین جاننے والے
،جب خود یا ان کا کوئی عزیز اپنی منکوحہ کو تین طلاقیں دے بیٹھتا ہے تو پھر قرآن وحدیث
اور جمہور اہل اسلام اور ائمہ اربعہ کے فتاویٰ میں گنجائش نہ ملنے پر شرذمہ قلیلہ ،انگریز کی

پیداوار 19، جنوری 1887ء میں انگلش سرکار سے اہلحدیث کا نام آلاٹ کروا کر دین میں سب سے بڑا جھوٹ بولنے والے گروہ کے پاس پہنچ جاتے ہیں وہ ایسے شخص کو دیکھ کر پھولے نہیں سماتے کہ ہماری جماعت میں ایک کنبہ کا مزید اضافہ ہو گیا ہے اور اس طلاق دہندہ کو خوشخبری سنا دیتے ہیں کہ تم طلاق ثلاثہ دینے کے باوجود اسے گھر کی زینت بنائے رکھو۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

ان لوگوں کو بطور خاص اس حدیث شریف کو بار بار پڑھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے ایسے فتووں سے توبہ کرنی چاہیے جن کا نتیجہ کثرت اولاد زنا کی صورت میں نکلتا ہے

دین کے نام پر سب سے بڑا جھوٹ

علامہ ابن تیمیہ حرانی دمشقی متوفی ۷۲۸ ہجری نے اہل حدیث کی تعریف یہ کی ہے

ونحن لا نعني باهل الحديث المقتصرين علی سماعه، او كتابته او روايته بل نعني بهم: كل من كان احق بحفظه و معرفته وفهمه ظاهرا وباطنا واتباعه ظاهرا و باطنا و كذلك اهل القرآن. فتاوی ابن تیمیہ ج ۴ ص ۴۸

ہم جب لفظ اہل حدیث بولتے ہیں تو اس لفظ اہل حدیث سے ہماری مراد وہ لوگ نہیں ہوتے جو صرف حدیث کو سننے، لکھنے اور روایت کرنے پر اکتفا کرنے والے ہوتے ہیں بلکہ اہل حدیث سے ہماری مراد وہ (مقدس) طبقہ ہوتا ہے جو ظاہر و باطن کے لحاظ سے حفظِ حدیث، معرفتِ حدیث اور فہمِ حدیث کی دولت سے سرفراز ہو اور ظاہر و باطن کے حاظ سے اتباع حدیث کی سعادت بھی رکھتا ہو نیز اہل قرآن سے بھی ہماری مراد یہی

اس تعریف کے مطابق عام غیر مقلد تو کجا غیر مقلدین کے بڑے بڑے نامور علماء اہل حدیث کہلوانے کا حق نہیں رکھتے اگر ان میں کوئی ایسا شخص ہو جو واقعی اہلحدیث کہلوانے کا حق رکھتا ہو تو ہم درخواست گزار ہیں کہ ہمیں ضرور آگاہ فرمائیں تا کہ ہم بھی اس کے فیض سے مستفید ہو سکیں ورنہ اہل حدیث کی شرائط سے عاری خود کو اہل حدیث قرار دیکر یقیناً جھوٹ بولے گا۔ ہمارا دعوی ہے کہ اس گروہ کے چھوٹے بڑے خود کو اہل حدیث کہلوا کر کھلے عام جھوٹ بول رہے ہیں یہ اس دور کا سب سے بڑا جھوٹ ہے جو دین کا لیبل لگا کر بولا جا رہا ہے۔

آیئے علامات قیامت کو بیان کرنے والی حدیث شریف کا بغور مطالعہ فرمایئے جس کے ترجمہ کا شرف مولانا حافظ سید عزیز الحسن مشہدی کو حاصل ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان کی سعی جمیلہ کو قبول فرماتے ہوئے لوگوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ بنائے اور بالخصوص مقدس نام کا لیبل لگا کر اولاد زنا کا ذریعہ بننے والوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے

ظہور احمد جلالی

۳ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

۲۵ فروری ۲۰۱۲ء

علامات قیامت پر مشتمل حدیث

حدیث نمبرا حضرت عتی سعدی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں طلب علم کے لیے نکلا یہاں تک کہ کوفہ پہنچا۔ اہل کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلوہ افروز تھے۔ میں نے ان کے بارے پوچھا میری ان کی طرف رہنمائی کی گئی۔ وہ کوفہ کی سب سے بڑی مسجد میں تھے۔ میں حاضر ہوا اور کہا اے ابوعبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) میں آپ کی طرف سفر کرتے ہوئے آیا ہوں تاکہ آپ سے علم حاصل کروں شاید کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بعد ہمیں اس علم سے نفع دے۔

آپ نے فرمایا کون شخص ہے؟

میں نے عرض کیا اہل بصرہ سے ایک آدمی ہوں۔

آپ نے کہا کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟

عرض کی بنوسعد سے۔

آپ نے فرمایا: اے سعدی میں تمہارے بارے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جس وقت آپ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا میں آپ کو ایسی قوم کے بارے نہ بتاؤں جن کے پاس مال کثیر ہے اور ان کی شان وشوکت بہت زیادہ ہے آپ کو ان سے (جب ان پر حملہ کریں گے) زیادہ مال (غنیمت) حاصل ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا وہ کون لوگ ہیں؟

عرض کی: ریگستان والوں سے بنوسعد ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ یقیناً بنوسعد اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم حصہ رکھتے ہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سعدی سوال کرو۔

انہوں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن کیا قیامت کی کوئی ایسی نشانی ہے جس سے قیامت کی پہچان ہوسکے؟

آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے سعدی آپ نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا۔

میں نے عرض کیا تھا: یارسول اللہ ﷺ کیا قیامت کی کوئی ایسی نشانی ہے جس سے قیامت کی پہچان ہوسکے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اے ابن مسعود قیامت کی نشانیاں اور علامات ہیں (شرط اور علامت آپس میں مترادف ہیں بعض اہل لغت نے کہا ہے اشراط الساعۃ سے مراد قیامِ قیامت سے پہلے وہ چھوٹے امور ہیں جن کا لوگ انکار کریں گے) قیامت کی نشانیوں اور اشراط سے ہے

نمبرا۔ اولاد (والدین) پر غضبناک ہوگی بارش نباتات کو ختم کرنے والی ہوگی اور شریر دندناتے پھریں گے۔

نمبر۲۔ اے ابن مسعود قیامت کی نشانیوں اور اشراط سے ایک یہ ہے کہ خیانت کرنے والے کو امین بنایا جائیگا اور امین کو خائن قرار دیا جائیگا۔

نمبر۳۔ اے ابن مسعود قیامت کی نشانیوں اور اشراط سے یہ بھی ہے کہ دور والوں سے

تعلق بنایا جائیگا اور قریبی رشتہ داروں سے تعلق ختم کیا جائیگا۔

نمبر۴۔اے ابن مسعود قیامت کی نشانیوں اور اشراط سے یہ بھی ہے کہ ہر قبیلہ کے منافق لوگ اس کے سردار بن جائیں گے اور بازار کے فاجر بازار کے سربراہ (چیئرمین انجمن تاجران) بن جائیں گے۔

نمبر۵۔اے ابن مسعود قیامت کی شرط اور نشانی یہ بھی ہے کہ محرابوں کو سجایا جائے گا اور دلوں کی دنیا خراب ہوگی۔

نمبر۶۔اے ابن مسعود قیامت کی نشانیوں اور اشراط سے ایک یہ ہے کہ مومن کو قبیلہ میں بھیڑ بکریوں سے زیادہ ذلیل سمجھا جائیگا۔

نمبر۷۔اے ابن مسعود قیامت کی اشراط وعلامات سے ایک یہ بھی ہے مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے اکتفا کریں گی۔

نمبر۸۔اے ابن مسعود قیامت کی اشراط اور علامات سے ہے کہ بچے بادشاہ بن جائیں گے اور عورتیں حکومت کریں گی۔

نمبر۹۔اے ابن مسعود دنیا کی ویران جگہوں کو آباد اور آباد جگہوں کو ویران کرنا بھی قیامت کی نشانیوں اور اشراط سے ہے۔

نمبر۱۰۔اے ابن مسعود قیامت کی نشانیوں اور اشراط سے ہے کہ گانے باجے کے آلات ڈھول وغیرہ عام ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔

نمبر۱۱۔یاابن مسعود ان من اعلام الساعۃ واشراطھا ان یکثر اولاد الزنا قلت ابا عبدالرحمن وھم مسلمون؟ قال. نعم. قلت والقرآن بین ظھرانیھم؟قال نعم .قلت. وانّٰی ذلک ؟قال یأتی علی الناس زمان

یطلق الرجل المرأۃ طلاقھا فتقیم علی طلاقھا فھما زانیان ما اقاما.

رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر وفیہ سیف بن مسکین وھوضعیف

اے ابن مسعود قیامت کی نشانیوں اور اشراط سے ہے کہ زنا کی اولاد بکثرت ہوگی عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن وہ مسلمان ہوں گے؟

فرمایا: ہاں قرآن مجید ان کے پاس ہوگا؟ فرمایا: ہاں عرض کیا: یہ کیسے ہوگا؟

فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا آدمی اپنی بیوی کو پکی پکی طلاق دے دے گا وہ طلاق کے باوجود اس کے پاس ٹھہری رہے گی وہ جب تک اس طرح ٹھہرے رہیں گے زنا کرنے والے ہوں گے۔ اس حدیث کو طبرانی نے اوسط اور کبیر میں روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی سیف بن مسکین ہے اور وہ ضعیف ہے

مجمع الزوائد جلد نمبر۷ صفحہ نمبر۳۲۲۔۳۲۳

نیز یہ حدیث شریف مختلف الفاظ کے ساتھ ان کتابوں میں بھی موجود ہے

خصائص کبریٰ ج ۲ صفحہ ۲۷۰۔ طبرانی اوسط ج ۵ صفحہ ۱۲۸۔ کنز العمال ج ۱۶ صفحہ ۱۰۲۔ طبرانی کبیر ج ۱۰ صفحہ ۲۲۹۔ جامع الاحادیث ج ۹ صفحہ ۱۱۶۔

حدیث نمبر۲ عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ ﷺ قال انی اخاف علی امتی اثنتین القرآن واللبن اما اللبن فیتبعون الریف ویتبعون الشّھوات و یترکون الصلوٰۃ و اما القرآن فیتعلمہ المنافقون فیجادلون بہ الذین آمنوا. رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر وفیہ دراج ابوالسمح وھو ثقۃ مختلف فی الاحتجاج بہ.

مجمع الزوائد جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۸۷

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے

اپنی امت پر دو چیزوں کا خوف ہے ۱۔قرآن (پاک) کا ۲۔دودھ کا

لیکن دودھ (کا خطرہ) اس بناپر ہے کہ لوگ کھلی فضا میں چلے جائیں گے اور خواہشات کی پیروی کریں گے اور نماز کو چھوڑ دیں گے اور لیکن قرآن عزیز کا (خطرہ) اس بنا پر ہے کہ منافق قرآن پاک کا علم حاصل کر کے قرآن پاک کے ذریعے ایمان والوں سے جھگڑا کریں گے اس کو احمد نے روایت کیا ہے اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے۔

اس میں دراج ابوالسمح ہے اور وہ ثقہ ہے اس سے دلیل پکڑنے میں اختلاف ہے۔

حدیث نمبر ۳ عن حذیفة قال والله ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا والله ما ترک رسول الله ﷺ من قائد فتنة الی ان تنقضی الدنیایبلغ من معه ثلثمائةفصا عداالا قد سماه لنا باسمه واسم ابیه واسم قبیلته رواه ابو داود۔ مشکوة شریف صفحه ۴۶۳

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم معلوم نہیں کہ میرے ساتھی بھول گئے یا انہوں نے بھولنے والا انداز اختیار کر لیا ہے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک پیدا ہونے والے کسی بھی فتنے کے ایسے قائد کو نہیں چھوڑا جس کے پیروکار تین سویا اس سے اوپر ہوں گے مگر آپ ﷺ نے فتنے کے لیڈر اس کے باپ اور اس کے قبیلہ کا نام تک ہمیں بتا دیا ہے۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے

بقیہ صفحہ ۱۶

شیخ نجدی کہنے لگا اللہ کی قسم اصل رائے یہ ہے۔ بات یہی ہے جو اس جوان نے کہی ہے۔ میرے نزدیک یہ حتمی رائے ہے۔ (ابن کثیر دمشقی تفسیر ابن کثیر ۳۰۲ ج ۲)

نوٹ: اسی لیے شیطان کے ناموں میں سے اس کا ایک نام شیخ نجدی بھی ہے جیسا کہ غیاث اللغات، فیروز اللغات، نسیم اللغات وغیرہ میں ہے۔

حدیثِ نجد

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیْثِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْبُخَارِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ ۔

ترجمہ:

امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہمیں علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی وہ ابن عون سے اور ابن عون نافع سے اور نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کیا تو فرمایا:

اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ صحابہ کرام نے عرض کی اور ہمارے نجد میں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر یہ دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: مجھے گمان ہے کہ تیسرے موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری۔ بخاری شریف جلد ۲ ص ۱۰۵۰-۱۰۵۱ بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۴۱)

حضرت سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مالِ غنیمت پیش کیا گیا تو آپ نے اُسے دائیں بائیں والوں میں تقسیم کر دیا پیچھے والوں کو کچھ نہ دیا ایک آدمی پیچھے سے کہنے لگا:

یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَۃِ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا۔ اس آدمی کا رنگ کالا تھا اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پر سخت غصہ آیا تو فرمایا۔ اللہ کی قسم تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر عدل کرنے والا کوئی نہیں پاؤ گے فرمایا:

یخرج فی آخر الزمان قوم کان هذا منهم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة سیماهم التحلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج آخرهم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموهم فاقتلوهم هم شر الخلق والخلیقة۔

آخر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی گویا کہ یہ بھی ان کا ایک فرد ہے۔ وہ قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا' وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو لگ کر پار نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی سر منڈانا ہے وہ ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ آخری ٹولہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا جب وہ تمہیں ملیں (مقابلہ پر آئیں) تو انہیں قتل کر دینا وہ ساری مخلوق میں بدترین لوگ ہیں۔ (نسائی شریف ص ۱۷۳-۱۷۴/۲۷)

علامہ سندھی نسائی شریف کے حاشیہ میں شر الخلق والخلیقة کے معنی یہ لکھتے ہیں کہ وہ لوگوں اور جانوروں میں سے بدترین ہیں۔

تحریف

نسائی شریف میں علامہ سندھی کا حاشیہ ہے' اس کے قدیم مطبوعہ نسخوں میں یہ عبارت موجود ہے مگر اب کے مطبوعہ نسخوں میں یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔ کیا یہودیانہ روش اور خارجیانہ فکر یہی نہیں ہے؟

قرآنِ حکیم اور نجدی باشندے

حافظ ابن کثیر نے وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (الانفال:۳۰)

ترجمہ: اور اے محبوب! یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے' کی تفسیر میں یہ واقع بڑی تفصیل سے درج کیا ہے۔ جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

ابلیس شیخ نجدی کے روپ میں

آئیے ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک نگاہ ڈالیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ کس قسم کے لوگ شیطان کے معاون و مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اور ابلیس لعین کے اعتماد پر پورے اُتر سکتے ہیں۔ چنانچہ کتب حدیث و تفسیر و سیرت میں متعدد مقامات پر یہ واقعہ موجود ہے جسے ہم تفسیر ابنِ کثیر کے حوالہ سے ذکر کر رہے ہیں۔ جس پر نجدیوں کو زیادہ اعتماد ہے۔

حضرت فاتح الخوارج حبر الامہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کفار مکہ کے رؤساء (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف فیصلہ کن بات کرنے کے لیے) دار الندوہ میں داخل ہونے لگے تو فاعترضهم ابلیس فی صورة شیخ جلیل فلما رَاَوْهُ قالوا من انت قال شیخ من اهل نجد۔

کہ ابلیس ایک بھاری بزرگ کی شکل میں سامنے آگیا۔ کفار مکہ نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ اہل نجد سے (شیخ نجدی) ہوں۔

میں نے سنا ہے کہ تم جمع ہو رہے ہو تو میں نے چاہا کہ میں بھی شریک ہو جاؤں تا کہ میری رائے اور نصیحت سے تم محروم نہ رہو۔ کفار نے کہا بہت اچھا۔ تو شیطان بصورتِ شیخ نجدی ان کے ساتھ دار الندوہ میں داخل ہو گیا اور کہنے لگا کہ اس آدمی (حضرت سیدنا محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارہ میں خیال کرنا۔ قسم بخدا عین ممکن ہے کہ تمہارے معاملے پر اس کا امر غالب

آ جائے۔

ایک کافر بولا: کہ انہیں بیڑیوں میں جکڑ دو پھر زمانے کی گردش کا اِنتظار کرو تو یہ بھی پہلے شعراء نابغہ اور زہیر کی طرح ہلاک ہو جائے گا یہ انہیں میں سے ایک ہے۔ (العیاذ باللہ)

دُشمن خدا شیخ نجدی چلایا۔ کہنے لگا یہ رائے کوئی اچھی نہیں ہے اللہ کی قسم اس کا رب اسے قید سے نکال کر اپنے ساتھیوں تک پہنچا دے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے ساتھی تم پر غلبہ پا کر چھڑا لیں۔ اور تم سے بچا لیں مجھے تو یہ بھی خطرہ ہے کہ وہ تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔

قالوا صدق الشیخ　　　کافر بولے　　شیخ نجدی سچ کہتا ہے

کوئی اور تدبیر سوچو۔ ایک کافر کہنے لگا۔ انہیں یہاں سے نکال دو پس سکون حاصل کر لو۔ کیونکہ یہ چلے گئے تو جو چاہیں کریں تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا۔ ان کا معاملہ دوسرے لوگوں سے پڑ جائے گا۔ اور تم راحت وچین سے رہو گے۔

فقال الشیخ النجدی واللّٰہ ما ھٰذا لکم برأیٍ شیخ نجدی چلا اُٹھا واللہ یہ رائے درست نہیں ہے کیا تم ان کی گفتگو کی مٹھاس' زبان کی تیزی اور دِلوں کو شکار کرنے والے کلام سے واقف نہیں ہو؟ اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو سارا عرب ان کے گرد جمع ہو جائے گا پھر یہ تم پر حملہ آور ہو کر تمہیں یہاں سے نکال دیں گے اور تمہارے سرداروں کو قتل کریں گے۔ قَالُوْا صَدَقَ وَاللّٰهِ کافر بولے اللہ کی قسم! یہ سچ کہہ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی تدبیر سوچو۔

ابوجہل ملعون کہنے لگا میں تمہیں ایسی تدبیر بتاتا ہوں جو تم نے سوچی بھی نہ ہوگی اور میں اسے آخری رائے سمجھتا ہوں۔ کفار بولے بتاؤ کیا رائے ہے؟ ابوجہل نے کہا کہ ہر قبیلے کا ایک ایک بہادر' شمشیر زن نوجوان تلوار لے کر آ جائے پھر وہ یکبار حملہ آور ہو کر انہیں قتل کر دیں تو ان کا خون تمام قبیلوں میں پھیل جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ بنو ہاشم تمام قبائل مکہ سے مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ اگر مقابلہ کے لیے نکلیں بھی تو خون بہا دے کر بری ہو جائیں گے۔ اس طرح ہم آرام پا سکتے ہیں۔ اور ان کے شر سے بچ سکتے ہیں۔

فقال الشیخ النجدیُ ھذا واللّٰہ الرأی القول ما قال الفتٰی لا ارٰی غیرهٗ۔

بقیہ صفحہ ۱۰ پر